جلسہ مصلح موعود بمقام ہوشیار پور 1944ء کی ایک یادگار تصویر

شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی بمقام لاہور کا وہ کمرہ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) پر مصلح موعود کا انکشاف ہوا۔ وہ چارپائی بھی کمرہ میں موجود ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیہ تحریک

(بیان فرمودہ 30 مئی 2014ء)

۱۔سورۃ الفاتحہ۔ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

۲۔درود شریف: اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر فضل نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر فضل نازل فرمایا، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

۳۔دعا۔ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج۔

۴۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے۔اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

۵۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

۶۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔(یعنی اے اللہ تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔)

۷۔دعائے استغفار۔ترجمہ: میں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں اور میں اس کی طرف جھکتا ہوں۔

۸۔دعا۔ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے اے میرے رب تو میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم فرما۔

۹۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر۔اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

۱۰۔دعا۔ترجمہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنے وعدہ کو پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29			

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعود)

احمدی نوجوانوں کے لیے

ماہنامہ

خالد

فروری 2016ء

تبلیغ 1395ہش

جلد 63 | شمارہ 2

مدیر: لقمان احمد شاد

پبلشر: قمر احمد محمود

مطبع: ضیاءالاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)

E-mail:editor@monthlykhalid.org

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

مقام اشاعت: دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

website:www.monthlykhalid.org

اس شمارے میں

قیمت -/25 روپے.........سالانہ -/250 روپے

ارشادات عالیہ

فرمان الٰہی

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔ یہی ہیں جو وارث بننے والے ہیں۔ (یعنی) وہ جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

(سورۃ المومنون: آیت 9 تا 12)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص میں یہ چار عادتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے۔

(1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

(3) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے۔ (4) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔

اگر کسی کے اندر ان میں سے کوئی ایک عادت بھی پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا کچھ حصہ موجود ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔

(بخاری کتاب الجہاد و السیر باب اثم من عاہد ثم غدر و قولہ)

عہدیداران کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

عہدیدار کو خادم ہونا چاہئے اور پیار اور محبت سے کام لینا چاہئے

''ہمیں بہرحال اپنے ہر کام لینے والے سے محبت اور پیار سے کام لینا چاہئے۔ اس لئے آپ کے عہدیداران کی جو اکثریت اس وقت میرے سامنے یہاں بیٹھی ہے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر سطح کا عہدیدار جب اپنے کارکنوں سے یا خدام سے کام لے تو پیار اور محبت سے کام لے اور اس پیار اور محبت کو اتنا پھیلائے کہ جس طرح ایک بچہ مجبور ہو کر ماں باپ کی خدمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے اس طرح ہر خادم جماعت کی خدمت کے لئے آگے بڑھ کر آنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روح اکثر خدام میں پائی جاتی ہے کہ وہ جماعت کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن اس روح کو قائم رکھنا بھی ہر عہدیدار کا فرض ہے۔''

پنجگانہ نمازوں کا قیام

''عہدیدار خاص طور پر نمازوں کی باجماعت ادائیگی میں اگر سستی نہ دکھائیں کیونکہ ان کی طرف سے بھی بہت سستی ہوتی ہے، اگر وہی اپنی حاضری درست کر لیں اور ہر سطح کے اور ہر تنظیم کے عہدیدار (بیت) میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں تو (بیوت) کی رونقیں بڑھ جائیں گی اور بچوں اور نوجوانوں پر بھی اس کا اثر ہو گا، اُن کی بھی توجہ پیدا ہو گی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کا رتبہ کسی عہدے کی وجہ سے نہیں ہے۔ دنیا کے سامنے تو بیشک کوئی عہدیدار ہو گا، اور اُس کا رتبہ بھی ہو گا لیکن اصل چیز خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور وہ اس ذریعے سے حاصل ہو گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز معراج ہے۔ اس معراج کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہر عہدیدار کو باقاعدہ نماز باجماعت کا عادی ہونا چاہئے۔ خود اپنے جائزے لیں، اپنا محاسبہ کریں، دین کی سربلندی کی خاطر آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ اگر ان میں دین کے بنیادی ستون کی طرف ہی توجہ نہیں ہے تو خدمت کیا کریں گے اور مشورے کیا دیں گے۔ جو دل عبادتوں سے خالی ہیں ان کے مشورے بھی تقویٰ کی بنیاد پر نہیں ہوسکتے۔

ایک اور موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی کا علم، کسی کا صائب الرائے ہونا، کسی کی انتظامی صلاحیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا، نہ اس کو بحیثیت احمدی کوئی فائدہ دے سکتا ہے، نہ جماعت کو ایسے شخص کے علم، عقل اور دوسری صلاحیتوں سے کوئی دیرپا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا نہ ہو تو یہ سب چیزیں فضول ہیں۔"

عہدیدار اپنے آپ کو عقل کل نہ سمجھیں

"ایسے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کا موقع دے دیا ہے وہ بھی اپنی نظر اور سوچ کو اپنی ذات کے محور سے نکالیں۔ پھر بعض لوگ اپنی رائے اور عقل کو سب سے بالا سمجھتے ہیں وہ بھی اس خول سے نکلیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں عقل رکھنے والے بھی بہت ہیں۔ علم رکھنے والے بھی بہت ہیں، تقویٰ پر چلنے والے بھی بہت ہیں، تعلق باللہ والے بھی ہیں، اس لئے ہر خدمت گزار جس کو کسی بھی سطح پر خدمت کا موقع ملتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے اور کامل اطاعت کے ساتھ اس خدمت کی برکات سے فیض اٹھائیں۔"

عہدیدار عاجزی اور انکساری اختیار کریں

"......اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو موقع دیا ہے کہ وہ جماعتی عہدیدار بنایا گیا ہے اس پر خدا کا شکر کریں، نہ کہ اس وجہ سے گردنیں اکڑ جائیں اور تکبر اور رعونت پیدا ہو جائے۔ جماعتی عہدیداران کو اپنی عبادتوں میں بھی اور اعلیٰ اخلاق میں بھی ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ عاجزی اور انکساری کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں۔ عدل اور انصاف کے بھی تمام تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔"

پابندئ عہد

قارئین کرام!

عہد کی پابندی کرنا انسان کے بہترین اخلاق کا بنیادی جزو ہے۔ جس کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے اور حقوق العباد سے بھی۔ کیونکہ ایک معاشرے میں رہتے ہوئے جہاں ہم نے اللہ تعالیٰ سے عہد باندھ رکھے ہیں وہیں اس کے بندوں سے بھی آپس کی معاہدات کے ذریعے عہد کر رکھے ہیں۔ پس ان تمام عہدوں کا ایفا کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا حقیقی عبد بننے کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

اخلاق حسنہ کے اس بنیادی خُلق کے لیے بہترین نمونہ نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہ ایک ایسا خُلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں، جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے نہ دیانت رہتی ہے، نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں لیکن ہمارے ہادئ کامل ﷺ نے اپنے عمل سے، اپنے اسوہ سے، اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❀❀❀

گلدستہ

ہمارا تو سارا دار و مدار ہی دعا پر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارا تو سارا دار و مدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانیدار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح سے چبھ گیا۔ پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں اس کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا۔ بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سہ چند بوجھ ہو گیا۔ فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے۔ تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی، ورنہ نہیں۔ وہ تھانیدار کٹانے پر راضی نہ ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی۔ ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ تو ہمیں وہ قصہ یاد آ گیا۔ میں نے اسی جگہ سے دعا شروع کر دی۔ گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو وَرم کا نام ونشان تک بھی نہ تھا۔ پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور سارا قصہ بیان کیا۔''

لیپ کا سال (Leap Year)

366 دن کا ہر چوتھا سال لیپ کا سال ہوتا ہے جو 4 کے ہندسے پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے۔ زمین مدارِ ارضی پر 365-1/4 دن میں اپنا ایک چکر پورا کرتی ہے لیکن سال کے 365 دن شمار ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر سال ایک چوتھائی دن

بڑھ جاتا ہے۔ چار سال بعد وہ ایک پورا دن بن جاتا ہے۔ اس ایک دن کو فروری کے مہینے میں ملا کر 29 دن کا کر دیا جاتا ہے اور وہ کمی پوری ہو جاتی ہے۔ اس طرح لیپ کا سال 366 دن کا ہوتا ہے۔ صدی کا آخری سال بھی اسی صورت میں لیپ کا سال ہوسکتا ہے کہ وہ چار پر تقسیم ہو سکے۔

ڈبلن (Dublin)

ڈبلن آئرلینڈ (Ireland) کا صدر مقام اور ملک کا سب سے بڑا شہر ہے، سمندر کے کنارے آباد ہے۔ لفی (Liffy) واحد دریا ہے جو اس علاقے میں بہتا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اس دریا پر 12 پل ہیں۔ شہر میں بڑا ڈاک خانہ، کسٹم ہاؤس اور عدالتوں کی عمارات قابل دید ہیں۔ پالین (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) مشہور صنعت ہے۔ تاریخی یادگاروں میں 134 فٹ اُونچا ایک ستون جو نیلسن (Nelson) کا ستون کہلاتا ہے۔ اسی طرح دیگر اہم مقامات میں ایک پرائیویٹ لبرل آرٹ کالج ٹرینیٹی کالج (Trinity College) کنونشن سنٹر ڈبلن (Convention Centre Dublin) لفی دریا پر واقع اوکونل برج (O'Connell Bridge) اور سیموئیل بیکٹ برج (Samuel Beckett Bridge) قابل ذکر ہیں۔

چلغوزہ

چلغوزہ نہایت لذیذ اور بے شمار غذائی فوائد کا حامل خشک میوہ ہے۔ پاکستان کے علاوہ پڑوسی ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔

چلغوزہ کا پیڑ 20 سے 50 فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کا تنا چھوٹا اور سیدھا ہوتا ہے۔ طبی لحاظ سے اس کا مزاج گرم وتر ہے۔ دیگر میوہ جات کی طرح چلغوزہ بھی پوٹاشیم کلورائیڈ کا خزانہ ہے جو غذائی اعتبار سے بھرپور خواص اپنے اندر رکھتا ہے۔

چلغوزہ کی مینگوں (معنی۔ مغز، گودا، گری) سے ایک خاص قسم کا تیل نکالا جاتا ہے جو خسرہ اور پھوڑے وغیرہ پر لگایا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ تیل سر پر لگانے سے سر درد رفع ہو جاتی ہے۔

چلغوزہ دل، گردے اور جگر کو تقویت دیتا ہے۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ جوڑوں

کے دردوں اور خون کے فساد اور صفراء کی حدت کو دور کرتا ہے۔ کچا چلغوزہ کھانا صحت کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہوتا ہے۔

چونکہ چلغوزہ دیر ہضم ہے اس لیے کھانا کھانے سے پہلے اس کا استعمال بھوک ختم کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

زیادہ مقدار میں اس کا استعمال نقصان پہنچاتا ہے۔

کرنہ کر

☆ تو باقاعدہ جسمانی ورزش کی عادت ڈال۔

☆ تو اپنی صحت کا خیال رکھ کہ ایمان کے بعد صحت سب سے بڑی نعمت ہے۔

☆ تو اپنے بالوں کو کنگھی سے درست رکھا کر۔

☆ تو جب ریلوے لائن کو عبور کرنے لگے تو پہلے احتیاط سے دونوں طرف دیکھ لے کہ کوئی گاڑی تو نہیں آرہی۔

☆ تو ہمیشہ چست رہ۔

☆ تو سڑک عبور کرتے وقت دیکھ لے کہ کوئی موٹر وغیرہ تو نہیں آرہی۔

☆ تو پڑھتے وقت اپنی کتاب کو ایک فٹ سے زیادہ آنکھوں کے نزدیک نہ لا۔

☆ تو راستہ میں پھلوں کے چھلکے وغیرہ نہ ڈال ایسا نہ ہو کہ لوگ ان پر سے پھسلیں۔

☆ تو صبح کی باقاعدہ سیر سے اپنی صحت کو ترقی دے۔

☆ تو آگ اور آتشبازی سے نہ کھیل۔

ایک پاکستانی کا اعزاز

جرمن وفاقی وزارت برائے تعلیم اور تحقیق کی جانب سے سائنس کے مختلف شعبوں میں پائیدار تحقیق کے سلسلے میں ہر سال ''گرین ٹیلنٹس ایوارڈ'' دیا جاتا ہے۔ رواں برس ایوارڈ پانے والے نوجوان سائنس دانوں میں 32 سالہ پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر نعیم رشید کا نام بھی شامل ہے، جنہیں پائیدار ترقی پر اپنے منفرد خیالات اور تحقیق کے لیے جامع نقطۂ نظر پیش کرنے پر گرین ٹیلنٹس ایوارڈ 2015ء سے نوازا گیا۔

اس ایوارڈ سے پائیدار ماحولیاتی توانائی پر بہترین تحقیقی منصوبہ پیش کرنے والے 27 نوجوان

سائنس دانوں کو نوازا گیا ہے۔

اس ایوارڈ کے فاتحین کو جرمن ماہرین کی ایک اعلیٰ سطحی جیوری کی طرف سے منتخب کیا جاتا ہے اس سال دنیا کے 90 ممالک سے 550 امیدواروں نے اپنی سائنسی تحقیق پیش کی تھی۔ ڈاکٹر نعیم رشید نے کوریا ایڈوانسڈ انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے سول اور ماحولیاتی انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کیا ہے وہ پاکستان میں کامسٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی میں تدریس کے شعبے سے منسلک ہیں اور اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر انہوں نے سستے ذرائع سے توانائی کی پیداوار پر اپنی تحقیق کو مرکوز رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لطیفہ

ایک بچہ بیمار تھا اس کے والد اس کو ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر نے تھرمامیٹر اس کو لگایا اور بچے سے کہا کہ

بیٹا دس تک گنتی پڑھو۔

بچہ گھبرا کر بولا: ابو آپ پھر مجھے سکول لے آئے ہیں۔

غزل

کیوں کسی اور کو دکھ درد سناؤں اپنے
اپنی آنکھوں سے بھی میں زخم چھپاؤں اپنے

میں تو قائم ہوں ترے غم کی بدولت ورنہ
یوں بکھر جاؤں کہ خود ہاتھ نہ آؤں اپنے

شعر لوگوں کے بہت یاد ہیں اوروں کے لیے
تو ملے تو میں تجھے شعر سناؤں اپنے

تیرے رستے کا جو کانٹا بھی میسر آئے
میں اسے شوق سے کالر پر سجاؤں اپنے

سوچتا ہوں کہ بجھا دوں میں یہ کمرے کا دیا
اپنے سائے کو بھی کیوں ساتھ جگاؤں اپنے

اس کی تلوار نے وہ چال چلی ہے اب کے
پاؤں کٹتے ہیں اگر ہاتھ بچاؤں اپنے

آخر بات مجھے یاد ہے اس کی انورؔ
جانے والے کو گلے سے نہ لگاؤں اپنے

(انور مسعود)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایفائے عہد

(ابوعثمان)

یہ ایک حقیقت ہے کہ عہدوں کی پاسداری کا کامل طور پر اول سبق دینے والے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔ تبھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کے اخلاق حسنہ کے متعلق یہ گواہی دی ہے کہ

آپؐ کے اخلاق کے لئے قرآن کریم کی تعلیم دیکھ لو۔ یعنی آپؐ کا ہر فعل قرآنی تعلیم کے مطابق تھا۔ دیگر اخلاق کی طرح آپؐ کی سیرت کا ایفائے عہد کا پہلو بھی منفرد اور نمایاں نظر آتا ہے۔ چنانچہ

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ

"جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کی پابندی نہیں کرتا، اس کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ135 مطبوعہ بیروت)

ایک مظلوم کی دادرسی

آپؐ کی پاک فطرت میں عہدوں کی پابندی کا اعلیٰ خُلق دعویٰ نبوت سے پہلے بھی موجود تھا جسے اللہ تعالیٰ کے قرب اور قرآنی تعلیم نے مزید اجاگر کیا جو نکھر کر آنے والوں کا لیے اسوہ حسنہ بنا۔

تاریخ اسلام میں آپؐ کے دعویٰ نبوت سے قبل کا ایک واقعہ مذکور ہے کہ

آپؐ کے دعویٰ نبوت سے پہلے مکّہ کے چند شرفاء نے مل کر خدمت انسانیت کی غرض سے لوگوں کے بعض حقوق قائم کرنے کے لئے اور انہیں ان کے حقوق دلوانے کے لئے ایک معاہدہ کیا تھا جس کا نام حلف الفضول تھا۔ اس معاہدے کے تحت جب ایک مظلوم نے اس معاہدے کا حوالہ دے کر آپؐ سے مدد کی درخواست کی تو آپؐ فوراً اٹھے اور اس

شخص کی مدد کے لئے ابوجہل کے پاس گئے اور اس مظلوم کا حق اس کو دلوایا۔

تین دن تک انتظار کرنا

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ان کی بعثت سے پہلے ایک سودا کیا اور میرے ذمے کچھ رقم تھی۔ میں نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ اسی جگہ ٹھہریں میں رقم لے کر آیا۔ چنانچہ گھر آنے پر میں بھول گیا۔ کہتے ہیں مجھے تین دن کے بعد یاد آیا۔ پس مَیں گیا تو دیکھا کہ آپؐ اسی جگہ کھڑے ہیں۔ مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا اے نوجوان! تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔ مَیں تین دن سے اس جگہ تیرا انتظار کررہا ہوں۔

(ابو داؤد کتاب الأدب باب فی العدۃ)

عہد کی پابندی کا عدیم المثال واقعہ

پھر صلح حدیبیہ کے معاہدے کی پابندی کے ضمن میں عہد کی پابندی کا یہ واقعہ بھی عدیم المثال ہے کہ

ابھی صلح حدیبیہ کا صلح نامہ لکھا جارہا تھا جس میں سہیل بن عمرو نے آنحضرت ﷺ سے معاہدہ میں یہ شرط رکھنے پر اصرار کیا کہ جو شخص مدتِ صلح کے دوران مسلمان ہوکر آپؐ کے پاس آئے آپؐ اسے ہمارے حوالے کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگرچہ یہ شرط مسلمانوں کو سخت ناپسند تھی لیکن سہیل بن عمرو نے اس شرط کے بغیر معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا آخر کار مصالحت کے پیش نظر آپؐ نے اس شرط کو تسلیم کرلیا۔ معاہدہ لکھا جانے بعد سہیل بن عمرو کا بیٹا ابو جندلؓ مسلمان ہو کر زنجیروں سے بندھے ہوئے وہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔ سہیل بن عمرو نے اپنے بیٹے ابو جندلؓ کو کھڑا دیکھا تو ایک طمانچہ اس کے منہ پر مارا اور حضور ﷺ سے کہا اے محمد (ﷺ)! میرے تمہارے درمیان قضیہ کا اس کے آنے سے پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ یعنی میں اپنے بیٹے ابو جندلؓ کو تمہارے ساتھ جانے نہ دوں گا۔ حالانکہ یہ بھی غلط تھا۔ بہر حال حضور ﷺ نے فرمایا تُو سچ کہتا ہے۔ سہیل نے ابو جندلؓ کو کھینچ کے پیچھے کرنا چاہا تا کہ قریش میں پہنچا دے۔ ابو جندلؓ نے شور کرنا شروع کر دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اور اے مسلمانو! کیا مَیں کافروں میں واپس کر دیا جاؤں گا تا کہ وہ مجھ کو

تکلیفیں پہنچائیں۔مسلمانوں کو اس سے بہت قلق ہوا۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

اے ابو جندلؓ! تم چند روز اور صبر کرو۔ عنقریب خدا تعالیٰ تمہارے واسطے کشادگی پیدا کرے گا۔ مَیں مجبور ہوں۔ہم نے اس بارے میں ایک دوسرے سے معاہدہ کر لیا ہے اور ہم ان سے کئے گئے عہد کی ہرگز بد عہدی نہیں کریں گے۔

(سیرت ابن ہشام۔امر الحدیبیة۔ماأھم الناس من الصلح ومجئ ابی جندل)

آج عہد پورا کرنے اور احسان کا دن ہے

ہجرت مدینہ کے سفر میں سو اونٹوں کے انعام کے لالچ میں رسول اللہ ﷺ کا پیچھا کرنے والے سراقہ بن مالک کی روایت ہے کہ جب میں تعاقب کرتے کرتے رسول کریم ﷺ کے قریب پہنچا تو میرا گھوڑا بار بار ٹھوکر کھا کر گر جاتا رہا تب میں نے آواز دے کر حضور ﷺ کو بلایا اور حضور ﷺ کے ارشاد پر ابوبکرؓ نے مجھ سے پوچھا آپ ہم سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا آپ مجھے امن کی تحریر لکھ دیں۔ انہوں نے مجھے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر وہ تحریر لکھ دی اور میں واپس لوٹ آیا۔فتح مکہ کے بعد جب حضور ﷺ جنگ حنین سے فارغ ہو کر جعرانہ میں تھے میں حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، حضور ﷺ انصار کے ایک گھوڑ سوار دستے کے حفاظتی حصار میں تھے، وہ مجھے پیچھے ہٹاتے اور کہتے تھے کہ تمہیں کیا کام ہے؟ حضور ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، میں نے اپنا ہاتھ بلند کر کے وہی تحریر رسول اللہ ﷺ کو دکھائی اور کہا میں سراقہ ہوں اور یہ آپؐ کی تحریر امن ہے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا آج کا دن عہد پورا کرنے اور احسان کا دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا سراقہ کو میرے قریب کیا جائے۔میں آپؐ کے قریب ہوا اور بالآخر آپؐ سے ملاقات کر کے اسلام قبول کر لیا۔

(ابن ہشام)

ایفائے عہد کی تعلیم

جنگ بدر میں جب مسلمان بہت ہی کمزور تھے۔جتنی بھی مدد مل جاتی اتنی ہی کافی تھی کیونکہ کفار بھرپور رنگ میں تیار ہو کر آئے تھے۔اس کے باوجود آپؐ نے عہد کی پابندی کی خاطر دو

اشخاص کو جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ روایت کرتے ہیں کہ

جنگ بدر میں شریک ہونے کے لئے مجھے یہ بات مانع ہوئی کہ مَیں اور اَبی حیسَیل نکلے۔ ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہا کہ کیا تم محمد (ﷺ) سے ملنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے کہا ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ صرف مدینہ جانے کا ہے۔ انہوں نے ہم سے عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ جائیں گے اور محمد (ﷺ) کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان کو اس واقعہ سے جو ہمیں پیش آیا تھا آگاہ کیا۔ یہ سن کر آنحضور ﷺ نے فرمایا تم دونوں جاؤ اور ان سے کیا ہوا عہد پورا کرو۔ ہم ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں گے۔

(مسلم کتاب الجهاد باب الوفاء بالعهد)

میں بدعہدی نہیں کرتا

حسن بن علی بن ابی رافع ؓ بیان کرتے ہیں کہ ابورافع ؓ نے انہیں بتایا کہ قریش نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ جب مَیں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت گھر کر گئی۔ اس پر مَیں نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! بخدا مَیں قریش کے ہاں واپس نہیں جاؤں گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مَیں بدعہدی نہیں کیا کرتا اور نہ سفیروں کو قید کرتا ہوں۔ البتہ تم واپس جاؤ اور اگر تمہاری وہ کیفیت جو اس وقت ہے برقرار رہے (یہ بھی پتہ لگ جائے گا کہ وقتی جوش تو نہیں ہے) تو واپس آجانا۔

ابورافع کہتے ہیں کہ میں واپس گیا اور پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور اسلام قبول کر لیا۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد۔ باب فی الامام یستجن به فی العهود)

الغرض آپؐ کی ساری زندگی اخلاق حسنہ کا حسین نمونہ تھی۔ جس کا ہر وصف دوسرے اوصاف سے نمایاں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اخلاق حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀

نعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

السّلام! اے ہادی راہ ہدیٰ جان جہاں
والصّلوٰۃ اے خیر مطلق اے شہ کون و مکاں

آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہ وصل
تو نے بتلایا کہ یوں ملتا ہے یار بے نشاں

ہے کشادہ آپ کا باب سخا سب کے لئے
زیر احساں کیوں نہ ہوں پھر مرد و زن پیر و جواں

تشنہ روحیں ہو گئیں سیراب تیرے فیض سے
علم و عرفاں خداوندی کے بحر بیکراں

ایک ہی زینہ ہے اب بام مراد وصل کا
بے ملے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دل ستاں

تو وہ آئینہ ہے جس منہ دکھایا یار کا
جسم خاکی کو عطا کی روح جان جہاں

تا قیامت جو رہے تازہ تری تعلیم ہے
تو ہے روحانی مریضوں کا طبیب جاوداں

ہے یہی ماہ مبیں جس پر زوال آتا نہیں
ہے یہی گلشن جسے چھوتی نہیں باد خزاں

(حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

ہمسایوں سے حسن سلوک

(مکرم عمر اعجاز صاحب۔سیالکوٹ)

معاشرے کے بنیادی حقوق کا ایک ضروری پہلو ہمسایوں سے بہترین سلوک ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراو اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔

(النساء:37)

تحفہ کا زیادہ حقدار

ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ

یارسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں اگر میں تحفہ دینا چاہوں تو کس کو بھیجوں۔

فرمایا:

''جس کا گھر قریب تر ہے وہی تحفہ کا زیادہ مستحق ہے۔''

(صحیح بخاری کتاب الادب باب حق الجوار فی قرب الابواب)

جبرائیل کی تاکید

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہمسائے سے حسن سلوک کی اہمیت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جبرائیل ہمیشہ پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آرہا ہے یہاں تک مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنادے۔

(بخاری کتاب الادب باب الوصاۃ بالجار)

ہمارے اخلاق کا بہترین گواہ

پھر ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے کس طرح معلوم ہو کہ میں اچھا کر رہا ہوں یا بُرا

کررہاہوں۔

حضورﷺ نے فرمایا:

جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم بہت اچھے ہوتو سمجھ لو کہ تمہارا طرز عمل اچھا ہے اور جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم بڑے بُرے ہوتو سمجھ لو تمہارا رویہ بُرا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب ثنا الحسن)

پڑوسی سے اچھا سلوک

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں وہ ساتھی اچھا ہے اور پڑوسیوں میں وہ پڑوسی بہترین ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی الحق الجوار)

سچے ایمان کا وارث

پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:

ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اس کے حقوق کی ادائیگی کرنا واقعتاً فضل الٰہی پر منحصر ہے انسان کو سچے ایمان کا وارث بنا دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر 2227)

ایک بہترین نصیحت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص پڑوسی کی شکایت لے کر آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضورﷺ نے اس کو فرمایا جا صبر کر یہ شخص دو یا تین بار حضورﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر آیا تو پھر آنحضورﷺ نے فرمایا کہ جا اور اپنا مال ومتاع باہر رکھ دے یعنی اپنے گھر کا سامان سڑک پر لے آ۔

چنانچہ اس نے اپنا سامان رستے میں رکھ دیا۔اس پر لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا کہ تم ایسا کیوں کررہے ہوں وہ ان کو بتاتا رہا کہ کس وجہ سے وہ کررہا ہے۔ تب لوگوں نے اس کے ہمسایہ پر لعنت ملامت کی اور کہنے لگے اللہ اسے یوں کرے وغیرہ وغیرہ اس پر اس کا ہمسایہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا تو اپنے گھر واپس چلا جا اب تو مجھ سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھے گا۔

(ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا اربعہ نفر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمسایہ کے ساتھ بہترین حسن سلوک کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے۔ وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔ اس کا اثر ہمسایہ پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے۔''

ایک ایمان افروز واقعہ

تذکرۃ الاولیاء میں ہمسایہ سے حسن سلوک کا ایک واقعہ مذکور ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ایک دفعہ حج سے فارغ ہوکر حرم میں سو گئے۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ دو فرشتے آسمان سے آئے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنی خلقت حج کے لئے آئی دوسرے نے کہا کہ چھ لاکھ پھر پوچھا کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ کسی کا حج قبول نہیں ہوا۔ یہ سن کر آپ گھبرائے کہ اس قدر خلقت کی تمام سفر کی تکلیفیں اکارت گئیں۔ اس کے بعد دوسرے فرشتے نے کہا دمشق میں ایک علی بن موفق نامی موچی رہتا ہے اگرچہ وہ حج پر نہیں آیا لیکن اس کا حج قبول ہوگیا اور یہ خلقت ساری محض اس کے طفیل بخشی گئی۔ یہ خواب دیکھ کر آپ جاگے اور دمشق میں جاکر علی بن موفق موچی کی زیارت کا ارادہ کرکے چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر اس کے گھر جاکر پکارا علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اس نے کہا کہ فرمائیے۔ تب آپ نے سارا خواب کا واقعہ بیان کیا۔ عبداللہ بن مبارک کا سوال سنتے ہی وہ بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو کہا کہ حج کے ارادے سے میں نے ساری عمر میں تیس ہزار درہم جمع کئے تھے حج کے لئے بالکل تیار تھا کہ ایک دن میری بیوی نے ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے کی خوشبو آنے پر ذرا سا سالن طلب کیا اس نے کہا یہ گوشت تم پر حلال نہیں کیونکہ سات دن کے فاقہ کے بعد بچوں کو بھوک سے بیتاب دیکھ کر آج تھوڑا سا مردار پکایا ہے یہ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی فوراً گھر آکر تیس ہزار درہم لئے اور ہمسایہ کو دے دیے تاکہ وہ اپنے بچوں پر خرچ کرے یہ حالات سن کر آپ نے کہا واقعی فرشتوں نے سچ کہا تھا۔

عالمی ٹی ٹوئنٹی کرکٹ ورلڈ کپ

(اس کا آغاز اب تک کے عالمی ریکارڈز اور 2016ء میں ہونے والے کپ کا شیڈول)

(مکرم حافظ طاہر اسلام صاحب۔ ربوہ)

آئی سی سی عالمی ٹی ٹوئنٹی (ICC World Twenty20) بیس اوروں پر مشتمل ایک عالمی کرکٹ کپ ہے جو کہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے زیر انتظام منعقد ہوتے ہیں۔ ان مقابلوں میں 16 ٹیمیں شامل ہیں جن میں 10 مستقل جبکہ باقی غیر مستقل ارکان شامل ہیں۔ یہ مقابلے ہر دو سال میں منعقد ہوتے ہیں۔ اس کا آغاز 2007ء میں ہوا اور پہلا ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ جنوبی افریقہ میں کھیلا گیا۔ اب تک ہونے والے پانچ ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ کا احوال پیش ہے۔

سال	میزبان	فاتح	رنراپ
2007ء	جنوبی افریقہ	بھارت	پاکستان
2009ء	انگلینڈ	پاکستان	سری لنکا
2010ء	ویسٹ انڈیز	انگلینڈ	آسٹریلیا
2012ء	سری لنکا	ویسٹ انڈیز	سری لنکا
2014ء	بنگلہ دیش	سری لنکا	بھارت

اب تک ہونے والے ان ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ کے مقابلوں میں کسی بھی ٹیم کا بہترین سکور کا ریکارڈ سری لنکا کا ہے۔ جو اس نے 260 رنز کینیا کے خلاف بنائے۔ اسی طرح ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ میں کسی بھی ٹیم کا کم ترین سکور نیدرلینڈ کے 39 رنز ہیں جو اس نے سری لنکا کے خلاف بنائے۔ ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ میں زیادہ میچز جیتنے کا ریکارڈ بھی سری لنکا کے پاس ہے جو اس نے 21 میچز جیت کر بنایا۔ جبکہ زیادہ میچز ہارنے کا ریکارڈ بنگلہ دیش کے پاس ہے جس نے اب تک ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ میں 15 میچز ہارے ہیں۔

ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ میں انفرادی کارکردگی کے لحاظ سے بیٹنگ میں سب سے زیادہ 1016 رنز سری لنکا کے مہیلا جے وردنے (Mahela Jayawardene) نے بنائے۔ کسی ایک

ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ سکور بھارت کے ویرات کوہلی (Virat Kohli) نے 319 رنز بنائے۔ جبکہ کسی ایک میچ کا بہترین انفرادی سکور نیوزی لینڈ کے برینڈن میکولم (Brendon McCullum) کا ہے جس نے 58 گیندوں پر 123 رنز بنائے۔ اب تک کے ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ کے مقابلہ جات میں سب سے زیادہ 49 چھکے ویسٹ انڈیز کے بیٹسمین کرس گیل نے لگائے۔ اسی طرح سب سے زیادہ چوکوں کا ریکارڈ سری لنکا کے مہیلا جے وردنے (Mahela Jayawardene) کے پاس ہے جس نے 111 چوکے لگائے۔

ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ میں انفرادی کارکردگی کے لحاظ سے بولنگ میں سب سے زیادہ 38 وکٹیں سری لنکا کے لیستھ مالنگا (Lasith Malinga) نے حاصل کر رکھی ہیں۔ کسی ایک ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ 15 وکٹیں سری لنکا کے ہی بولر اجنتھا مینڈس (Ajantha Mendis) نے حاصل کی ہیں۔ کسی ایک میچ کی بہترین بولنگ کا ریکارڈ بھی اجنتھا مینڈس (Ajantha Mendis) کے پاس ہے جس میں اس نے زمبابوے کے خلاف 8 رنز کے عوض 6 وکٹیں لے کر بنایا۔ فیلڈر کے ہاتھوں ہونے والے کیچز میں سب سے زیادہ 21 کیچز جنوبی افریقہ کے اے بی ڈی ویلیئرز (AB de Villiers) نے پکڑے۔ جبکہ وکٹ کیپنگ میں پاکستان کے کامران اکمل نے 31 کیچز پکڑے۔

2016ء میں ہونے والے چھٹے ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ کا شیڈول درج ذیل ہے۔

کوالیفائنگ راؤنڈ گروپس

گروپ A	گروپ B
بنگلہ دیش	زمبابوے
نیدرلینڈ	سکاٹ لینڈ
آئرلینڈ	ہانگ کانگ
عمان	افغانستان

گروپس

گروپ A	گروپ B
سری لنکا	پاکستان
ساؤتھ افریقہ	انڈیا
ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا
انگلینڈ	نیوزی لینڈ
ونر گروپ B1	ونر گروپ A1

شیڈول ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کپ 2016ء

نمبرشمار	تاریخ	مقابلہ
1	8مارچ	زمبابوے بمقابلہ ہانگ کانگ
2	8مارچ	سکاٹ لینڈ بمقابلہ افغانستان
3	9مارچ	بنگلہ دیش بمقابلہ نیدرلینڈ
4	9مارچ	آئرلینڈ بمقابلہ عمان
5	10مارچ	سکاٹ لینڈ بمقابلہ زمبابوے
6	10مارچ	ہانگ کانگ بمقابلہ افغانستان
7	11مارچ	نیدرلینڈ بمقابلہ عمان
8	11مارچ	بنگلہ دیش بمقابلہ آئرلینڈ
9	12مارچ	زمبابوے بمقابلہ افغانستان
10	12مارچ	سکاٹ لینڈ بمقابلہ ہانگ کانگ
11	13مارچ	نیدرلینڈ بمقابلہ آئرلینڈ
12	13مارچ	بنگلہ دیش بمقابلہ عمان
13	15مارچ	نیوزی لینڈ بمقابلہ انڈیا
14	16مارچ	ویسٹ انڈیز بمقابلہ انگلینڈ
15	16مارچ	پاکستان بمقابلہ ونر A1
16	17مارچ	سری لنکا بمقابلہ ونر B1
17	18مارچ	آسٹریلیا بمقابلہ نیوزی لینڈ
18	18مارچ	ساؤتھ افریقہ بمقابلہ انگلینڈ
19	19مارچ	انڈیا بمقابلہ پاکستان
20	20مارچ	ساؤتھ افریقہ بمقابلہ ونر B1
21	20مارچ	سری لنکا بمقابلہ ویسٹ انڈیز
22	21مارچ	آسٹریلیا بمقابلہ ونر A1
23	22مارچ	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان
24	23مارچ	انگلینڈ بمقابلہ ونر B1
25	23مارچ	انڈیا بمقابلہ ونر A1
26	25مارچ	پاکستان بمقابلہ آسٹریلیا
27	25مارچ	ساؤتھ افریقہ بمقابلہ ویسٹ انڈیز
28	26مارچ	ونر A1 بمقابلہ نیوزی لینڈ
29	26مارچ	انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا
30	27مارچ	انڈیا بمقابلہ آسٹریلیا
31	27مارچ	ونر B1 بمقابلہ ویسٹ انڈیز
32	28مارچ	ساؤتھ افریقہ بمقابلہ سری لنکا
33	30مارچ	سیمی فائنلز
34	3اپریل	فائنل

اونٹاریو(Ontario)

(مکرم اثمار احمد حجانہ۔ربوہ)

اونٹاریو کینیڈا کے مرکز میں واقع سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔جبکہ یہ صوبہ رقبہ کے لحاظ سے کیوبیک (Quebec) کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے۔

اونٹاریو کی وجہ تسمیہ

اس صوبے کا نام جھیل اونٹاریو سے نکلا ہے جو ایک مقامی زبان (ہُرون) کا لفظ سمجھا جاتا ہے جس کا مطلب عظیم جھیل ہے۔ ایک اور ممکنہ ماخذ سکاناڈاریو لفظ (ایروکویان زبان) کا بھی ہوسکتا ہے جس کا مطلب خوبصورت پانی ہے۔ نیو برنزوک، نوواسکوشیا اور کیوبیک کے ساتھ، اونٹاریو کینیڈا کے ان ابتدائی چار صوبوں میں سے ایک ہے جنہوں نے یکم جولائی 1867ء کو برطانوی شمالی امریکہ کے معاہدے کے تحت ایک قوم کی شکل اختیار کی تھی۔

محل وقوع

اونٹاریو کی سرحدیں مغرب میں مینی ٹوبا (Manitoba) شمال میں ہڈسن بے (Hudson Bay) اور جیمز بے (James Bay) کے ساتھ ملتی ہیں۔ جبکہ مشرق میں کیوبیک اور جنوب میں امریکی ریاستوں مشی گن (Michigan) نیویارک، پنسلوانیا (Pennsylvania) اور مینسوٹا (Minnesota) سے ملتی ہیں۔

امریکہ سے ملنے والی اونٹاریو کی زیادہ تر سرحد قدرتی ہے اور یہ لیک آف وڈز (Lake of the Woods) سے شروع ہوتی ہے اور چار عظیم جھیلوں، جھیل سپیریئر (Lake Superior) ہیورون (Huron) ایری (Erie) اور اونٹاریو (جس کے نام پر اس صوبے کا نام رکھا گیا ہے) سے ہوتی ہوئی گزرتی ہے اور پھر اونٹاریو کی سرحد دریائے سینٹ لارنس (Saint Lawrence) کے ساتھ چلتی ہے۔ اونٹاریو کینیڈا کا وہ واحد صوبہ ہے جو ان چار عظیم جھیلوں سے ملا ہوا ہے۔

آبادی

اونٹاریو کا دارلخلافہ ٹورانٹو ہے۔ ٹورانٹو کینیڈا کا سب سے بڑا شہر بھی ہے۔ کینیڈا کا دارالحکومت

اوٹاوا بھی اونٹاریو میں ہی واقع ہے۔ 2013ء میں اس صوبہ کی آبادی ایک کروڑ پینتیس لاکھ پچاس ہزار نوسو تھی۔ یہ تعداد کل ملکی آبادی کا ساڑھے اڑتیس فیصد ہے۔

جغرافیائی تعارف

یہ صوبہ درج ذیل جغرافیائی علاقوں پر مشتمل ہے۔

☆ **شمال مغربی اور درمیانی حصہ:** جو کم آباد ہے اور کینیڈین شیلڈ پر مشتمل ہے، اس کی زیادہ تر زمین بنجر ہے، اس میں نمکیات کی کثرت ہے اور جگہ جگہ جھیلیں اور دریا موجود ہیں۔

☆ **خلیج ہڈسن کا نچلا علاقہ:** جو تقریباً غیر آباد ہے، جو انتہائی شمال اور شمال مشرق میں ہے، دلدلی اور چند جنگلات پر مشتمل ہے۔

☆ **معتدل اور سب سے زیادہ آباد علاقہ:** جو عظیم جھیلوں کے ساتھ واقع ہے۔ انتہائی زرخیز ہے اور جنوب میں ہے جہاں کاشتکاری اور صنعتیں جوبن پر ہیں۔

صوبے میں کسی بھی قسم کے پہاڑوں کی عدم موجودگی کے باوجود یہاں بہت سے علاقے سطح مرتفع پر مشتمل ہیں، خصوصاً وہ علاقے جو کینیڈین پلیٹ پر واقع ہیں اور صوبے کے شمال مغرب سے جنوب مغرب تک پھیلے ہوئے ہیں اور نیاگرا کے اوپر کی طرف موجود ہیں۔ اس علاقے کا سب سے اونچا علاقہ اشپاٹینا (Ishpatina) کی چٹان ہے جو سطح سمندر سے 693 میٹر بلند ہے۔ یہ ٹیماگامی (Temagami) کے مقام پر اونٹاریو کے شمال مشرق میں ہے۔ کیرولائنین (Carolinian) کے جنگلات کا علاقہ صوبے کے زیادہ تر جنوب مغربی حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کا شمالی حصہ گریٹر ٹورانٹو کے علاقے کا حصہ ہے جو جھیل اونٹاریو کا مغربی سرا ہے۔ اس علاقے کا سب سے مشہور جغرافیائی مقام نیاگرا آبشار ہے۔

شمالی اونٹاریو کا پچاسی فیصد حصہ زمینی ہے اور جنوبی اونٹاریو میں صوبے کی چورانوے فیصد آبادی رہتی ہے۔ اونٹاریو کینیڈا کا سب سے اہم اور صنعتی صوبہ ہے اور کل قومی مصنوعات کا پچاس فیصد سے زائد حصہ یہاں تیار ہوتا ہے۔

محبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضورؑ سے عشق و محبت کی درخشندہ مثالیں

(مکرم راشد محمود منہاس صاحب۔ شیخوپورہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام فرمایا کہ

کہ تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایسے جانثار عطا فرمائے جن کے آپؑ سے عشق و محبت اور لازوال قربانیوں کی مثالیں دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ چنانچہ آپؑ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ تیار ہیں۔''

ذیل میں ایسی ہی چند ایمان افروز مثالیں پیش ہیں۔

حضور کی یاد میں ماہی بے آب کی طرح تڑپنا

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے عشق کا یہ حال تھا کہ بیماری کی عین شدت اور درد و اضطراب میں حضرت اقدسؑ کی یاد میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کا بیان ہے کہ

جب مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی تو بعض اوقات شدت تکلیف کے وقت نیم غشی کی سی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو۔ میں حضرت

صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا۔ گویا وہ سمجھتے تھے کہ میں کہیں باہر ہوں اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں اور بعض اوقات کہتے تھے اور زاروقطار رو پڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضرت صاحب کا چہرہ نہیں دیکھا تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے ابھی سواری منگواؤ اور لے چلو۔

ایک دن جب ہوش تھی کہنے لگے جاؤ حضرت صاحب سے کہو کہ میں مر چلا ہوں مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر زیارت کرا جائیں اور بڑے روئے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ۔ میں نیچے حضرت صاحب کے پاس آئی کہ مولوی صاحب اس طرح کہتے ہیں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا میرا دل مولوی صاحب کو ملنے کو نہیں چاہتا؟ مگر بات یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت (اماں جان) نے کہا کہ جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپؑ کھڑے کھڑے ہو آئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا میں جاتا ہوں مگر تم دیکھ لینا کہ ان کی تکلیف کو دیکھ کر مجھے دورہ ہو جائے گا۔ خیر حضرت صاحب نے پگڑی منگا کر سر پر رکھی اور ادھر جانے لگے میں جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر آگے چلی گئی تا کہ مولوی صاحب کو اطلاع دوں کہ حضرت صاحب تشریف لاتے ہیں۔ جب میں نے مولوی صاحب کو جا کر اطلاع دی تو انہوں نے الٹا مجھے ملامت کی کہ تم نے حضرت صاحب کو کیوں تکلیف دی؟ کیا میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں تشریف نہیں لاتے؟ میں نے کہا کہ آپ نے خود تو کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو میں نے دل کا دکھڑا رویا تھا۔ تم فوراً جاؤ اور حضرت صاحب سے عرض کرو کہ تکلیف نہ فرمائیں۔ میں بھاگی گئی تو حضرت صاحب سیڑھیوں کے نیچے کھڑے اوپر آنے کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے عرض کر دیا کہ حضورؑ آپ تکلیف نہ فرمائیں۔

محبت کا ایک منفرد انداز

عقل وفکر کے آداب کچھ ہوں عشق کے انداز نرالے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ

ایک بار حضرت میر صاحب کو ایک مقدمے کے سلسلہ میں عدالت آنا پڑتا۔ چنانچہ جب آپ عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے تو تین چار منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے۔ شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے کئی

بار آپ کو ایسا کرتے دیکھا مگر میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آخر میں نے ایک دن میر صاحب سے اس کا سبب پوچھا۔ حضرت میر صاحب چشم پرآب ہوگئے۔ فرمانے لگے کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعودؑ کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا تھا۔ اس لئے جب مجھے عدالت میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ کی یاد میں چند منٹ میں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں۔

حضورؑ کی یاد میں اشکبار ہو جانا

حضرت مولوی شیر علی صاحب آپؑ کے جلیل القدر رفیق تھے چنانچہ ایک دفعہ جمعرات کے دن میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو دیکھا کہ آپ (بیت) اقصیٰ کے پرانے حصہ کے ایک ستون سے بازو کا سہارا لئے کافی دیر تک اشکبار رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی گہرے درد سے آنسو خود بخود بے اختیاری کے عالم میں گرتے جا رہے ہیں۔ دوسرے روز جمعہ کے دن حضرت مولوی صاحب نے خود ہی اپنے اس طرح رونے کی وجہ بیان فرمائی کہ ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تھا مجھے اس زمانہ کی یاد نے تڑپا دیا اور ضبط نہ کر سکا۔ اس لئے آبدیدہ ہو گیا۔

محبوب بھی ایک ہونا چاہیے

حضرت منشی اروڑے خان صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں جب آتے حضورؑ کے لئے کوئی نیا تحفہ لاتے۔ بعض دفعہ تانگہ سے اترتے سیدھے ڈیوڑھی پر پہنچتے۔ حضورؑ سے ملاقات کرتے۔ اسی وقت واپس لوٹتے۔

حضور علیہ السلام فرماتے:

منشی جی! اتنی جلدی؟ عرض کرتے بس زیارت کے لئے آیا تھا۔ اور یہ شعر حضرت اقدسؑ کا پڑھا کرتے ع

ذات پاکت بس اس یار یکے
دل یکے جان یکے نگار یکے

تیری ذات پاک کا ہمارے لئے دوست ہونا ہی کافی ہے۔ دل بھی ایک ہے جان بھی ایک ہے اس لئے محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہیے۔

تکلیف میں بھی لطف اندوز ہونا

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی طبیعت میں تصوف کا رنگ تھا۔ بہت بڑے عالم

ہونے کے باوجود بڑے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔
حضرت مسیح موعودؑ کے عشق میں ہر وقت گداز رہتے تھے۔

مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹی سنایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کا اخلاص جنون کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ 1904ء میں حضرت اقدسؑ جب سیالکوٹ تشریف لائے تو مولوی صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ حضورؑ ایک مرتبہ وہاں خدام کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے کہ کسی عورت نے کھڑکی سے حضورؑ پر راکھ ڈالی۔ حضورؑ آگے نکل چکے تھے اس لئے راکھ مولوی صاحب پر پڑی۔ اس بظاہر ذلیل کرنے والے فعل سے مولوی صاحب کی روح وجد میں آ گئی اور انہوں نے محویت کے عالم میں پنجابی میں کہا "پا اے مائیں پا" یعنی اے محترمہ اور راکھ ڈال تا حق کے راستہ میں اس قسم کے سلوک سے میں پوری طرح لطف اندوز ہو سکوں۔

پس یہ تھیں اخلاص و محبت کی چند داستانیں جو رفقاءِ مسیح موعودؑ نے رقم کر کے آنے والوں کے لیے بطور مشعل راہ یادگار چھوڑیں۔

حضرت مصلح موعود (نوّر اللہ مرقدہ) ان مخلصین کے اس عشق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ راہ اختیار کرو جو ان لوگوں نے کی

"پس یہ وہ لوگ ہیں جن کے نقش قدم پر جماعت کے دوستوں کو چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کہنے والے کہیں گے کہ یہ شرک کی تعلیم دی جاتی ہے، یہ جنون کی تعلیم دی جاتی ہے، یہ پاگل پن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پاگل وہی ہے جس نے اس راستہ کو نہیں پایا اور اس شخص سے عقل مند کوئی نہیں جس نے عشق کے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کو پا لیا اور جس نے محبت میں محو ہو کر اپنے آپ کو ان کے ساتھ وابستہ کر لیا۔ اب اسے خدا سے اور خدا کو اس سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی کیونکہ عشق کی گرمی دونوں کو آپس میں اس طرح ملا دیتی ہے جس طرح ویلڈنگ کیا جاتا ہے اور دو چیزوں کو جوڑ کر آپس میں بالکل پیوست کر دیا جاتا ہے مگر وہ جسے محض فلسفیانہ ایمان حاصل ہوتا ہے کہ ذرا گرمی لگے تو ٹوٹ جاتا ہے مگر جب ویلڈنگ ہو جاتا ہے تو ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے کسی چیز کا جز ہو۔ پس اپنے اندر عشق پیدا کرو اور وہ راہ اختیار کرو جو ان لوگوں نے کی۔"

گدائے کوئے سخن اور تجھ سے کیا مانگے

مرے خدا مجھے وہ تابِ نَے نوائی دے
میں چپ رہوں بھی تو نغمہ مرا سنائی دے

گدائے کوئے سخن اور تجھ سے کیا مانگے
یہی کہ مملکتِ شعر کی خدائی دے

نگاہِ دہر میں اہلِ کمال ہم بھی ہوں
جو لکھ رہے ہیں وہ دنیا اگر دکھائی دے

چھلک نہ جاؤں کہیں مَیں وجود سے اپنے
ہنر دیا ہے تو پھر ظرفِ کبریائی دے

مجھے کمالِ سخن سے نوازنے والے
سماعتوں کو بھی اب ذوقِ آشنائی دے

نمو پذیر ہے یہ شعلۂ نوا تو اسے
ہر آنے والے زمانے کی پیشوائی دے

کوئی کرے تو کہاں تک کرے مسیحائی
کہ ایک زخم بھرے دوسرا دہائی دے

میں ایک سے کسی موسم میں رہ نہیں سکتا
کبھی وصال کبھی ہجر سے رہائی دے

جو ایک خواب کا نشہ ہو کم تو آنکھوں کو
ہزار خواب دے اور جرأتِ رسائی دے

(عبیداللہ علیم)

لیموں کی کاشت

تعارف

لیموں کا تعلق ترشاوہ پھلوں کے سدا بہار خاندان سے ہے جو کہ سطح سمندر سے پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک لگایا جاسکتا ہے۔ لیموں کی بڑھوتری اور بہتر پیداوار کے لیے بہتر درجہ حرارت 26 تا 30 ڈگری سینٹی گریڈ ہے جبکہ نقطہ انجماد سے کم درجہ حرارت نئے پودوں کے لیے خطرناک ہوتا ہے۔ اگر پھل پکنے کے دوران بارشیں زیادہ ہو جائیں تو لیموں کی کوالٹی اور بڑھوتری پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

اقسام

پاکستان میں لیموں کی پانچ قسمیں ہیں چائنا، یوریکا، کاغذی، لزین اور دیسی۔ کاغذی اور لزین قسمیں پاکستان کے جنوبی علاقہ جات یا میدانی علاقوں کے لیے موزوں ہیں۔ جبکہ یوریکا اور چائنا قسمیں پہاڑی علاقوں میں بہتر پیداوار دیتی ہیں۔ دیسی لیموں پاکستان کے تمام علاقوں میں پیداوار دیتا ہے لیکن اس پر سوکا کی بیماری زیادہ حملہ کرتی ہے جہاں سے یہ باقی ترشاوہ پھلوں پر تیزی سے پھیلنے کا باعث بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ قسم پورے پاکستان میں ممنوع قرار دی گئی ہے۔

وقت کاشت

لیموں کی تمام اقسام کے لیے موسم بہار یعنی فروری تا مارچ کا عرصہ موزوں ہے لیکن پہاڑی علاقوں کے لیے یہ موسم مارچ تا اپریل کے پندرہ رواڑے یا برفباری ختم ہو جانے تک ہے۔

طریقہ کاشت

یوریکا لیموں کے لیے پودوں اور قطار سے قطار کا فاصلہ 20 فٹ ہے جبکہ باقی تمام قسموں کے لیے یہ فاصلہ 16 فٹ ہے۔ پہلی صورت میں ایک ایکڑ کے لیے 108 اور دوسری صورت میں 125 پودے درکار ہوتے ہیں۔

پھول اور پھل آنے کا موسم

اگر چائنا لیموں کو گملوں میں لگایا جائے تو یہ قسم پورا سال پھول اور پھل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جبکہ فصل کے طور پر زمین میں لگائے گئے پودے پر صرف جون جولائی میں پھول آتے ہیں جبکہ پھل نومبر میں تیار ہوجاتا ہے۔ یوریکا لیموں میں 75 فیصد اور چائنا لیموں کے علاوہ باقی تمام اقسام میں پھول موسم بہار میں آتے ہیں اور فصل اگست میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ یوریکا کے بقیہ 25 فیصد اور چائنا پودوں پر پھول جولائی اگست میں نکلتے ہیں اور پھل جنوری فروری میں پک جاتا ہے۔

ضرر رساں کیڑے، بیماری اور ان کا تدراک

لیموں کی بہتر کاشت اور معیاری پیداوار کے لیے فصل کی افزائش کے دوران مناسب دیکھ بھال ضروری ہے۔ کیونکہ افزائش کے دوران اس پر ضرر رساں کیڑوں کا حملہ اور پڑنے والی بیماری نہایت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کے تدارک کے لیے محکمہ زراعت حکومت پاکستان کی تجویز کردہ دوائیں استعمال کی جائیں۔

پیداوار اور معاشی فائدہ

لیموں کی تمام اقسام کے پانچ سال اور اس سے زیادہ عمر کے پودے موافق حالات میں تقریباً 900 تا 1100 لیموں کے دانے ہر سال پیدا کرنے کے لیے کم از کم دو ایکڑ کا یونٹ ہوتا ہے جس میں سے اگر حالات موافق رہیں تو 30,000 سے 40,000 روپے تک کی آمدنی سالانہ ہوجاتی ہے۔

عمومی خطرات

☆ پیداوار کو مارکیٹ کرنے کی مشکل پیش آسکتی ہے۔

☆ اگر اچھے طریقے سے حفاظت نہ ہو تو بیماری برے طریقے سے اثر انداز ہو کر باغات کو تباہ کر دیتی ہے۔

☆ ژالہ باری کی وجہ سے پیداوار بری طرح متاثر ہوسکتی ہے۔

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی و توسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں، زرعی ماہرین کی سالہا سال کی تحقیقات و تجربات سے ماخوذ ہیں۔

درد.........بے دردی

(مرسلہ: مکرم مرزا دانیال احمد۔ ربوہ)

برصغیر کا کوئی شاعر ایسا نہیں گزرا جس کے کلام کو ''درد'' کی شکایت نہ ہوئی ہو یا وہ بغیر کسی درد کے اس جہاں سے گزرا ہو، بشرطیکہ وہ پوری شعری صفات رکھتا ہو۔ مرد شاعر کے لیے کسی ''محرومی'' کا درد نیک شگون قرار دیا جاتا ہے لہٰذا وہ جتنا درد محسوس کرے گا غزل اتنی ہی ''شفایاب'' ہوگی اور اگر کسی شاعر کا شعر درد بھرا نہ ہو تو نقاد کو شکایت ہو جاتی ہے کہ یہ کیسا شاعر ہے جسے درد سے بھی واقفیت نہیں اور غزل کے ایک آدھ مصرعے میں درد کا نہ ہونا کسی بڑے شاعر کے دردمندانہ ''فیض'' سے محرومی کا تاثر دیتا ہے۔ اگر نقاد ایم بی بی ایس کی ڈگری کا حامل بھی ہو تو شاعر کے کسی نہ کسی شعر کی ٹانگ بھی ٹوٹ سکتی ہے اور وہ اپنا وزن برقرار رکھنے سے قاصر ہو جاتا ہے کیونکہ شعر میں تو لیہ بھولنا مشکل ہوتا ہے، چنانچہ ایک نہ ایک مصرعے میں درد پیدا کر کے پوری کتاب سے ٹیسیں اٹھا دی جاتی ہیں۔ شاید اسی لیے ہمارے ایک زیرک اور استاد شاعر نے تو اپنا تخلص ''درد'' رکھ لیا۔ ویسے عام لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ درد وغیرہ ان کے قریب بھی پہنچنے نہ پائے بھلے انہوں نے گاجروں کی فصل اڑا لی ہو.........

پنجابی و سرائیکی میں درد کو پیڑ اور انگریزی میں Pain کہتے ہیں۔ درد کو جو مرضی کہہ لیں مگر اس کی دوا ایک ہی ہوتی ہے لیکن ہر زبان کے شاعر کے درد کا علاج مختلف ضرور ہوتا ہے۔ ڈاکٹر چاہے پی ایچ ڈی ہو یا ایم بی بی ایس سب اس ضرب المثل پر متفق ہیں کہ No pain no gain۔

کئی ڈاکٹر درد دل رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ایک مریض نے ڈاکٹر سے پریشانی کے عالم میں پوچھا ڈاکٹر صاحب کیا واقعی مجھے درد قولنج (اپنڈیکس) ہی ہے میں نے سنا ہے ایک ٹائیفائیڈ کا مریض آپ

کے پاس آیا تھا اور وہ ہارٹ اٹیک سے مر گیا تھا۔ڈاکٹر بولا، میرے خلاف یہ من گھڑت قصہ پھیلایا گیا ہے حالانکہ میرے پاس جس بیماری میں بھی مریض آتا ہے اسی سے مرتا ہے۔

شاعر کا درد بھرا کلام بالآخر سفر کرتا ہوا براستہ موسیقار.... گلوکاروں تک اور گلوکاروں سے موسیقی کے شوقینوں تک جا پہنچتا ہے اور پھر.... دل دیا درد لیا ... درد رکتا نہیں ایک پل بھی..... درد و منت کشِ دوا نہ ہوا... درد دل، درد جگر ہم کو لگایا آپ نے اور کیسے جئیں گے درد کے مارے تیرے بغیر ... اسی طرح درد کو کبھی زبان مل بھی جاتی ہے اور کبھی درد چلنے پھرنے لگ جاتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ یہ کوئی آوارہ گرد جوان ہے چنانچہ درد کے لیے Pain Killer کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔آوارہ گرد درد کے لیے شاید دل میں گھسنا اس لیے نسبتاً آسان ہوتا ہے کہ دل کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھا جاتا ہے اس لیے پہلا داؤ لگتے ہی اس کا درد شروع ہو جاتا ہے مگر بے دردی سے کیا گیا علاج درد میں مزید اضافے کا باعث بن جاتا ہے اور کبھی اپنا درد دوسرے کے لیے بھی دردِ سر بن جاتا ہے۔کوئی جتنا مرضی نو دولتیا ہو اسے دردِ سر مول لینے سے پہلے ایک دفعہ شاعر کے انداز میں ضرور سوچنا چاہیے۔مگر یہ سب من گھڑت باتیں کہ ملنے جلنے یا کام کی تھکاوٹ سے درد شروع ہو گیا ہے ورنہ سارا دن بولنے والا بھی یہ شکایت نہیں کرتا کہ اس کی زبان دکھ رہی ہے البتہ زبان کو ہمسائے میں دانتوں نے گھیر رکھا ہے جن میں ایسا درد ذائقہ ہے کہ زبان بھی ''گھٹنے ٹیک'' دیتی ہے اور علاج دنداں سے اخراج دنداں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ایک معمر شخص ڈاکٹر سے دانت نکلوانے کے دام دریافت کر رہا تھا ڈاکٹر نے دو ہزار کا تقاضا کیا۔بوڑھے نے کہا پانچ منٹ کام کے دو ہزار۔ڈاکٹر نے کہا،آپ حکم کریں میں دو گھنٹے لگا کر تسلی بخش کام کیے دیتا ہوں۔ہمارے ہاں درد دل رکھنے والوں کی بہت کمی محسوس کی جارہی ہے ورنہ ہمارے معاشی حالات اس نہج تک نہ پہنچتے۔درد عام طور پر شہریوں کو ہوتا ہے اگر یہ ارباب اختیار کو ہو تو شہریوں کو بہت افاقہ رہے۔

(کتاب ''مزاح راہ'' مرتبہ علی رضا احمد صفحہ 9-10 ناشر القمر انٹر پرائزز اردو بازار لاہور)

❁❁❁

نباتاتی علوم اور مسلمان سائنسدان

(مکرم طیب احمد ندیم صاحب۔ ربوہ)

علوم نباتات میں مسلمان سائنسدانوں نے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں اور اپنے دور میں ایسے ایسے علوم ایجاد کیے کہ آج صدیاں گزرنے کے بعد بھی ان مسلمان سائنسدانوں کی نباتات کے میدان میں پیش کی جانے والی ایجادات کو بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس میدان میں چند مسلمان سائنسدانوں کے کارہائے نمایاں کا ذکر پیش ہے۔

ابوحنیفہ دیناوری

بیالوجی میں ابوحنیفہ دیناوری (895-815) نے ''کتاب النباتات'' (Books of Plants) لکھی جس میں اس نے کئی نئے پودوں کا ذکر کیا۔ آپ نے علم نباتات کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔

1۔ غلہ کے لیے کاشت کیے جانے والے پودے۔

2۔ پھول دار نباتات۔

3۔ جنگلی پودے۔

آپ نے 1120 پودوں کو متعارف کروایا۔ اور نباتات کی جنسی زندگی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے لکھا کہ نوع انسانی کی طرح نباتات بھی فرحت و اضطراب محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح طبی پودوں کی حفاظت کے لیے سائنسی بنیادیں فراہم کیں۔ نباتات کے غذائیت سٹور کرنے کے طریقوں کا جائزہ لیا۔

اس سلسلہ میں یاد رہے کہ مسلمان بیالوجسٹ گرافٹنگ کے ذریعے سے نئے پودے اگانا جانتے تھے۔ مثلاً انہوں نے گلاب اور بادام کے درخت سے نئے پودے تیار کیے۔

عبداللہ الادریسی

عبداللہ الادریسی بھی نباتات کے مشہور عالم تھے۔ جنہوں نے سریانی، فارسی، ہندوستانی میں نباتات پر معجم تیار کیا۔ جس میں نباتات کا طبی خاصہ اور طریقہ استعمال دیا گیا تھا۔

عثمان عامر جاحظ

عثمان عامر جاحظ (869) بہت بڑے زوآلوجسٹ تھا جنہوں نے ''کتاب الحیوان'' لکھی۔ یہ قاہرہ سے سات جلدوں میں 1963ء میں شائع ہوئی۔ انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ آپ نے تھیوری آف ایوولیوشن (theory of evolution) یعنی نظریۂ ارتقاء کا اصول بھی پیش کیا۔ اس میں بیان کیا کہ زندگی جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات اور حیوانات سے انسانوں میں ارتقاء پذیر ہوئی ہے۔

ابوبکر ابن وحشیہ

ابوبکر ابن وحشیہ بہت بڑے زراعت دان تھے۔ کاشتکاری، کیمیا، طلسمات پر ان کی تصنیفات کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ جن میں سے ایک ضخیم کتاب ''الفلاحة النبطیة'' عربی میں 904ء میں لکھی تھی۔ کتاب میں انہوں نے پیڑ پودوں کی اصلاح، ان کو لاحق ہونے والی بیماریوں کے علاج لکھے۔ تیسرے باب میں کنواں کھودنے کی ترکیب بتائی۔ اس کے علاوہ آپ نے مختلف انواع واقسام کے نباتات، ان کو لگانے، دیکھ بھال کرنے، کھاد ڈالنے اور سیراب کرنے پر سیر حاصل معلومات مہیا کیں۔

عریب ابن صاعد

آپ نے زراعت کے موضوع پر کتاب اقوات الصنعہ (Book of Calendar) ہے۔

ابن العوام اندلسی

ابن العوام اندلسی علوم زراعت اور نباتات کے عالم تھے۔ فن زراعت پر ان کی بے مثال تصنیف ''الفلاحہ'' ہے۔ آپ کا مخطوطہ اسکوریال (سپین) کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس کتاب کا سپینش ترجمہ دو مختلف جلدوں میں 1802ء میں شائع ہوا۔ 1878ء میں اس کا اشبیلیہ سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ کتاب میں مختلف پودوں کو اگانے، کاشت کاری کے جانوروں کی تربیت، زمین کی قسمیں، زمین کی خصوصیات اس کو سونگھ کر، چھو کر، چکھ کر، دیکھ کر معلوم کی جا سکتی ہیں۔ آپ نے لکھا کہ

سورج اور ہوا دونوں زمین کی اصلاح میں اثر کرتے ہیں۔ان کا ایک نظریہ جدید نظریات کے مطابق ہے کہ زمین کے نیچے کی مٹی میں نمو پذیری نہیں ہوتی ہے، ایسی مٹی میں پودے اچھے نہیں ہوتے ہیں۔ اس نے کھاد کی قسموں، بنانے کے طریقے، پودوں اور پھلوں کو ہونے والے امراض سے چھٹکارے کے طریقے بتلائے۔گیارہویں صدی میں اندلس میں زراعت (فلاحہ) کے ماہر طیطلہ اور اشبلیہ کے رائیل بوٹانیکل گارڈن میں ریسرچ اور تجربات کیا کرتے تھے۔شمالی اٹلی کے یونیورسٹی شہروں میں اسی طرز کے بوٹانیکل گارڈن میں ریسرچ اور تجربات کیا کرتے تھے۔شمالی اٹلی کے یونیورسٹی شہروں میں اسی طرز کے بوٹانیکل گارڈن سولہویں صدی میں بننا شروع ہوئے تھے۔

ابن مسکویہ

ابن مسکویہ پہلے شخص تھے جنہوں نے زندگی کے ارتقاء کا نظریہ پیش کیا۔انہوں نے یہ بات بھی کہی کہ نباتات میں زندگی ہے، پودوں میں نر اور مادہ ہوتے ہیں جیسے کھجور۔

مشہور تاریخ دان المسعودی نے بھی نظریہ ارتقاء پیش کیا تھا۔

محمد ابن الدمیری

محمد ابن الدمیری (1405ء-1301ء قاہرہ) نے حیات الحیوان لکھی۔اس کتاب کا مخطوطہ امریکہ نیشنل لائبریری آف میڈیسن (میری لینڈ) میں موجود ہے۔

اسی طرح غیاث الدین اصفہانی (1474ء) نے ''دانش نامہ جہاں'' جیسا نادر انسائیکلو پیڈیا لکھا جس میں منرالوجی، میٹرالوجی، باٹنی اور اناٹومی پر اظہار خیال کیا گیا تھا۔

باٹنی میں بہت سارے پودوں کے نام عربی سے ہیں۔ Coffe، Lilac، Sesame، Mezereon، Jasmine، Sumach، Ribes، Musk، Teraxacum۔ الخراشوف Artichoke۔ برقوق Apricot۔

(ماخوذ از مسلمانوں کے شاندار سائنسی کارنامے از محمد زکریا ورک)

کھلی آنکھوں سیاروں کا نظارہ

(مکرم مبین احمد شاد صاحب۔ننکانہ صاحب)

سیارے سورج کے گرد اپنے اپنے مداروں میں گردش کر رہے ہیں اور ہر سیارے کو سورج کے گرد اپنا چکر مکمل کرنے کے لیے مختلف دورانیہ درکار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ سیارے ایک ساتھ ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں سے وہ زمین کے اُفق پر ایک ہی قطار میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ

ماہرین فلکیات نے آگاہ کیا ہے کہ ماہ فروری میں پانچ سیاروں کا نظارہ اپنی کھلی آنکھوں سے بآسانی کر سکتے ہیں۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصے کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ عطارد، زہرہ، زحل، مشتری اور مریخ کو بغیر کسی آلے کی مدد کے دیکھا جائے گا۔ یہ نظارہ 20 فروری 2016ء تک جاری رہے گا۔ تاہم ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ عطارد اس عرصے کے آخر میں مدہم ہوتا چلا جائے گا۔

اس سے قبل آخری مرتبہ سیاروں کو زمین سے دسمبر 2004ء کے آخر اور جنوری 2005ء کے اوائل میں دیکھا گیا تھا۔ ماہرین نے تجویز دی ہے کہ ان سیاروں کو دیکھنے کا بہترین وقت صبح سورج طلوع ہونے سے 45 منٹ قبل تک ہے۔ اس کے بعد ایک بار پھر ان سیاروں کو ایک ہی صف میں 13 اگست سے 19 اگست تک دیکھا جاسکے گا۔ مگر اگلی بار یہ منظر شام کے وقت دیکھا جاسکے گا اور زمین کا جنوبی نصف کرہ اسے دیکھنے کی بہترین جگہ ہوگی۔

اگرچہ یہ تمام سیارے ایک دوسرے سے لاکھوں میل کے فاصلے پر ہیں۔ سورج سے ان کے مخصوص فاصلے اور اس کی ان سیاروں پر پڑنے والی روشنی کے باعث وہ ایک دوسرے کے نزدیک نظر آرہے ہیں، اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم زمین سے خلا کی وسعتوں اور گہرائیوں کو ناپ نہیں سکتے۔

یونیسیف (Unicef)

قیام

اقوام متحدہ کا فنڈ برائے اطفال یا یونیسیف (UNICEF) ایک عالمی ادارہ ہے جو کہ اقوام متحدہ کی ذیلی شاخوں میں شامل ہے۔ اقوام متحدہ میں اس کا قیام 11 دسمبر 1946ء کو عمل میں لایا گیا۔ اس وقت اسی طرز کا ادارہ، اقوام متحدہ کا ہنگامی فنڈ برائے اطفال پہلے سے ہی کام کر رہا تھا، اس ادارے کے باقاعدہ قیام کے بعد اس کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا۔ 1953ء میں اس ادارے کے نام میں سے ہنگامی کا لفظ حذف کر دیا گیا اور یہ اقوام متحدہ کا فنڈ برائے اطفال یا یونیسیف کہلایا جانے لگا۔

انتظامی ڈھانچہ

یونیسیف کا مرکزی دفتر امریکہ کے شہر نیویارک میں واقع ہے۔

یہ ادارہ دنیا بھر میں زچہ و بچہ کی صحت و فلاح کا کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کو امدادی رقوم مختلف حکومتیں اور مخیر حضرات فراہم کرتے ہیں۔ اس وقت یہ ادارہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں کام کر رہا ہے۔

یونیسیف اس وقت مندرجہ ذیل پانچ شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

(1) بچوں کی صحت اور ترقی (2) بنیادی تعلیم اور صنفی مساوات (3) بچوں کے حقوق کا تحفظ (4) ایڈز (5) زچہ و بچہ کی صحت اور خوراک۔

ان شعبہ جات کے علاوہ ضمنی شعبہ جات میں بچوں کے لیے خاندانی تحفظ، کھیل اور ترقیاتی منصوبوں کی تشکیل بھی شامل ہے۔

1965ء میں اس ادارے کو نوبل انعام برائے امن سے بھی نوازا گیا تھا۔ لیکن اس ادارے کے کام کو کئی مواقع پر دنیا بھر میں حکومتوں اور لوگوں نے تنقید کا نشانہ بھی بنایا ہے۔ اس کے باوجود یہ عالمی سطح پر بچوں کے حقوق کے تحفظ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ جو 60 سال سے دنیا کے 164 ممالک میں کام کر رہا ہے۔

2015ء پاکستانی نوجوانوں کی کامیابیوں کا سال

(مکرم عرفان بشیر بندیشہ صاحب۔ربوہ)

سال 2015ء پاکستانی نوجوانوں کی کامیابیوں کا سال ثابت ہوا ہے۔اس سال پاکستان کے کئی نوجوانوں نے سائنس، ٹیکنالوجی، ادب، آرٹ اور ریاضی کے بین الاقوامی مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے ہوئے عالمی اعزازات حاصل کئے ہیں۔ان اعزاز پانے والے افراد کا کچھ احوال پیش ہے۔

کم عمر ترین مائیکروسافٹ آفس پروفیشنل

انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیا میں پاکستانی بچوں کی کامیابیوں نے ہمیشہ سے دنیا کو حیران کیا ہے۔ دنیا کے کم عمر ترین مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل کا عالمی اعزاز پاکستانی نژاد برطانوی طالب علم پانچ سالہ اعیان قریشی کے پاس ہے۔ان سے پہلے یہ عالمی اعزاز مہروز یاور، عزیز اعوان اور مرحومہ ارفعہ کریم نے حاصل کیا تھا۔

چنانچہ مئی 2015ء میں ایک پاکستانی نژاد برطانوی طالب علم چھ سالہ حمزہ شہزاد نے مائیکروسافٹ کی دنیا میں مائیکروسافٹ آفس سویٹ کا امتحان پاس کر کے دنیا کے کم عمر ترین سند یافتہ مائیکروسافٹ آفس پروفیشنل کا اعزاز حاصل کیا۔

یہ ٹیکنالوجی کی دنیا کا یہ ننھا ماہر مائیکروسافٹ آپریٹنگ سسٹم میں پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والا دنیا کا دوسرے کم عمر ترین ''ایم سی پی'' ہے۔

لندن میں کرائیڈن کے رہائشی حمزہ شہزاد نے مائیکروسافٹ آفس اور اس کے مختلف استعمال کے حوالے سے صلاحیتوں کا امتحان پاس کیا ہے جو دراصل ڈیسک ٹاپ پر کاروبار کی ایپلی کیشنز ہے۔

ریاضی میں طلائی تمغہ

بنکاک میں ہونے والے ریاضی کے ایک بین الاقوامی مقابلے میں پاک ترک سکول کے ایک غیر معمولی ذہین طالب علم رجنیش انیل بھاٹیہ نے طلائی تمغہ جیتا۔

انٹرنیشنل سکول میتھ چیلنج نامی ریاضی کا سالانہ مقابلہ بین ایشیا انٹرنیشنل سکول کی طرف سے نومبر کے مہینے میں بنکاک میں منعقد کیا گیا تھا۔

ٹاپ انٹرنیشنل سکولوں کے ذہین طلبہ کے اس مقابلے میں جامشورو سندھ کے رہائشی طالب علم رجنیش انیل بھاٹیہ نے طلائی تمغہ حاصل کیا جبکہ اسی سکول کے طالب علموں ہارون یلمیز نے چاندی اور عبدالواسع کندھیر اور عبدالوسع میمن نے کانسی کے تمغے حاصل کئے۔

مباحثوں کا بین الاقوامی مقابلہ

2015ء میں میکسیکو میں ہونے والا مباحثوں کا ایک بین الاقوامی مقابلہ پاکستان کے تین ہونہار طالب علموں نے جیتا جنہوں نے نا صرف فائنل مقابلے میں کوریا کی ٹیم کو شکست دی بلکہ مقابلے کے ٹاپ مقررین کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

پندرہ سالہ تین پاکستانی طلباء زینب حمید، عظیم لیاقت اور احمد نے 45 ملکوں کی ٹیموں کے مباحثوں کے ٹورنامنٹس کے دو مقابلوں میں حصہ لیا اور مخلوط ٹیم ٹریک مقابلے کے لیے پاکستان کی نمائندگی کی۔

خلا میں بستیوں کے ڈیزائن کا مقابلہ

امریکی خلائی ادارے ''ناسا'' کی خلائی بستیوں کا خاکہ تیار کرنے کے بین الاقوامی مقابلے ''اسپیس سٹلمنٹ ڈیزائن کانٹیسٹ'' 2015ء nasa ames space settlement design contest فاتحین میں پاکستان کے ایک ذہین طالب علم شاہ میر اعزاز کا نام بھی شامل ہے۔ جس نے اس سال خلائی بستیوں کے ڈیزائن کے لیے دسویں جماعت کے طلباء کے مقابلے میں انفرادی حیثیت سے دوسرا انعام جیتا ہے۔

اس مقابلے میں امریکہ کی چودہ مختلف ریاستوں سمیت دنیا کے 21 ملکوں کے تین ہزار سات طلباء نے 994 نمونے جمع کروائے تھے جبکہ شاہ میر اعزاز نے اس مقابلے کے لیے بیرونی ماحول میں آبادکاری کا تخیلاتی خاکہ بیونڈ انفینٹی Beyond Infinity پیش کیا تھا۔

کامن ویلتھ یوتھ ورکرز ایوارڈ

پاکستان کی طرف سے دولت مشترکہ بھر میں نوجوانوں کے لیے شاندار کام کرنے پر ایک

پاکستانی نوجوان شہزاد خان کو کامن ویلتھ یوتھ ورکرز ایوارڈ 2015ء Commonwealth Youth Worker Award سے نوازا گیا۔

سماجی کارکن شہزاد خان پاکستان کی ایک غیر سرکاری تنظیم چنن ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن chanan development association کے بانی ہیں، جو نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے کام کرتی ہے۔ دولت مشترکہ کی جانب سے نوجوانوں پر ان کے پائیدار اثر ورسوخ کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں ایشیا سے کامن ویلتھ یوتھ ورکرز ایوارڈ کا فاتح قرار دیا گیا۔

کامن ویلتھ یوتھ ایوارڈ

پاکستانی سرگرم سماجی کارکن گلالئی اسماعیل Gulalai Ismail نے 2015ء میں دولت مشترکہ کی طرف سے ایشیا کے لیے کامن ویلتھ ایوارڈ برائے ایکسیلنس اینڈ ڈویلپمنٹ جیتا ہے۔ انہوں نے یہ ایوارڈ خواتین اور لڑکیوں کے حقوق کے لیے شعور وآگہی کا کام کرنے پر حاصل کیا ہے۔

پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخواہ سے تعلق رکھنے والی 28 سالہ گلالئی اسماعیل 16 سال کی عمر سے خواتین کے لیے کام کر رہی ہیں وہ Aware Girls نامی ایک فلاحی تنظیم کی سربراہ ہیں۔

کوئینز ینگ لیڈرز کے فاتحین

اس سال کوئینز ینگ لیڈرز Queen's Young Leaders Award کا اعزاز پاکستان کے دو ہونہار نوجوان محمد عثمان خان اور زینب بی بی نے حاصل کیا۔ محمد عثمان خان کو تعلیم پر ان کی خدمات کے حوالے سے منتخب کیا گیا ہے جبکہ پاکستانی طالبہ زینب بی بی کو ان کے ماحولیاتی کاموں کے اعتراف میں ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔

سماجی کارکن محمد عثمان خان نے ایک تعلیمی پروگرام بیک ٹو لائف ایجوٹینمنٹ کے نام سے ڈیزائن کیا ہے، یہ پروگرام سڑک کے بچوں کی تعلیم کے حوالے سے سہولیات فراہم کرتا ہے۔ وہ بیلی آرگنائزیشن کے نام سے ایک تنظیم چلاتے ہیں۔

غیر معمولی ذہین طالبہ زینب بی بی نے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں کام کیا ہے۔

جرمن ریسرچ ایوارڈ

جرمن وفاقی وزارت برائے تعلیم اور تحقیق نے سائنس کے مختلف شعبوں میں پائیدار تحقیق کے سلسلے میں ہر سال گرین ٹیلنٹس ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ 2015ء کا یہ ایوارڈ ایک پاکستانی سائنس دان نعیم رشید جیتنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انہیں پائیدار ماحولیاتی توانائی پر بہترین تحقیقی منصوبہ پیش کرنے پر گرین ٹیلنٹس ایوارڈ 2015ء سے نوازا گیا ہے۔

انٹرنیشنل وکی لوز ارتھ مقابلہ

قدرتی مناظر کی تصاویر کے ایک بین الاقوامی مقابلے وکی لوز ارتھ کانٹیسٹ 2015ء wiki loves earth contest کے مقابلے میں پاکستانی فوٹو گرافر زعیم صدیقی کی تصویر کو سب سے خوبصورت قرار دیا گیا ہے۔

وکی پیڈیا کامن کے پلیٹ فارم پر اس مقابلے کے لیے 8500 شرکاء کی جانب سے 100,000 تصاویر پیش کی گئی تھیں جن میں سے 26 ممالک کے فوٹو گرافروں کی 259 منتخب تصاویر میں سے زعیم صدیقی کی تصویر نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

زعیم صدیقی کی یہ تصویر صوبہ گلگت بلتستان کے ضلع سکردو میں واقع ایک خوبصورت جھیل شنگریلا جسے زیریں کچھورا جھیل بھی کہا جاتا ہے کی ہے جس نے فطرت سے قریب ترین تصویر کشی کرنے پر وکی لوز ارتھ کا پہلا انعام حاصل کیا۔

”اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو“

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ مبارک آباد ضلع حیدر آباد

بدرسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ کوٹری سائیٹ ضلع حیدر آباد

”درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ضلع حیدر آباد

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ گوندل فارم حیدر آباد

ہم پیارے آقا کی دونوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

منجانب

قائد وار اکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ 327/HR مروٹ ضلع بہاولنگر

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔آمین

منجانب

ہاشم احمد

مجلس خدام الاحمدیہ دھاروو الی چک 33 ضلع ننکانہ صاحب

"یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔
مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی
فضاؤں کو بھر دیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ہم پیارے آقا کی دونوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور

جماعتی اور ذیلی عہدیداران اطاعت کا معیار بڑھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عہدیداران کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پس جیسا کہ مَیں نے کہا سب سے پہلے اس کے لیے عہدیدار یا کوئی بھی شخص جس کے سپرد کوئی بھی خدمت کی گئی ہے اپنا جائزہ لے اور اطاعت کے نمونے قائم کرے کیونکہ جب تک کام کرنے والوں میں اطاعت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے کی روح پیدا نہیں ہوگی، افراد جماعت میں وہ روح پیدا نہیں ہوسکتی۔ پس ہر لیول پر جو عہدیدار ہیں چاہے وہ مقامی عاملہ کے ممبر یا صدر جماعت ہیں، ریجنل امیر ہیں یا مرکزی عاملہ کے ممبر یا امیر جماعت ہیں اپنی سوچ کو اس سطح پر لائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے کہ اپنی، اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو۔ اور جب یہ مقام حاصل ہوگا تو پھر دل اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گا اور روح کو حقیقی خوشی اور لذت حاصل ہوگی ایسا مومن جو کام بھی کرے گا وہ یہ سوچ کر کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تکمیل کر رہا ہے اور یہی ایک مومن کا مقصد ہونا چاہیے۔''

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
For Ahmadi Youth
Fabaury 2016
C. Nagar
www.monthlykhalid.org
Regd. CPL# FD7/FR

عہدوفاءِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"(تشہد)۔آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم (دین حق) اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے۔اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دین حق) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ (دین حق) کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن.

اَللّٰھُمَّ آمِیْن. اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔"